دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Name | : | **Adeel** | Serial No | : | **30357** |
| Address | : | **Karachi** | Date | : | **3/16/2017** |
| Subject | : | **Zakat o Sadqat** | Contact No: | | |
| Writer | : | سراج احمد | Email | : | |

MODE: **Regular**

Assalam o Alaikum
I have some confusions regarding Zakaat payment, which I want to clear if I am paying my Zakaat correctly or not.

1. My wife owns sufficient amount of gold jewellery, that she brought on our wedding and given by my family. I pay its Zakaat annually (I have set base date 1st Ramadan) according to the price of gold (raw value of 20 carat or 22 carat according to jewellery's purity) deducting wastage. I deduct wastage because to whoever I want to sale jewellery, they deduct 8-10% wastage on it's actually weight. Am I paying Zakaat correctly, or I should not deduct wastage?
2. I have a son and a daughter (Age 6 & 3). Me and my wife wants to save some jewellery sets for children's future (studies and marriage). I pay Zakaat on that as well, but many people tell me it is exempted. Is Zakaat exempted in sets for above said reason?
3. I usually pay Zakaat at once, but this burdens me at times. Can I pay Zakaat in breakups till next year's due date (1st Ramadan in my case)?

## استفتاء

1. میری بیوی سونے کی جیولرزی کی اچھی خاصی قیمت کی مالکہ ہے جو اس کو ہماری شادی میں میری فیملی کی طرف سے دیا گیا تھا، میں یکم رمضان کو سونے کی قیمت کے مطابق اسکی سالانہ زکوۃ ادا کرتا ہوں (بیس قیراط کی قیمت یا بائیس قیراط کی قیمت) کم ہو کر ضائع ہو جاتی ہے اور میں زکوۃ سے ضائع شدہ کی کٹوتی کرتا ہوں، کیونکہ میں جس سے بھی جیولرزی بیچتا ہوں تو وہ آٹھ سے دس فیصد اس کی اصل وزن سے کاٹ دیتے ہیں، کیا میں درست طریقے سے زکوۃ ادا کرتا ہوں یا مجھے ضائع شدہ کی کٹوتی نہیں کرنی چاہیئے۔؟

2. میری ایک بیٹی اور بیٹا ہے جنکی عمر چھ (6) اور تین (3) سال ہے میں اور میری بیوی ہم چاہتے ہیں کہ زیورات کی ایک سیٹ اپنے بچوں کے مستقبل کیلئے رکھے ان کی پڑھائی اور شادی وغیرہ کیلئے میں ان کی زکوۃ دیتا ہوں، کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ زکوۃ سے مستثنی ہے کیا یہ زکوۃ سے مستثنی ہے وجہ بتائیں۔؟

3. میں ایک دفعہ زکوۃ ادا کرتا ہوں لیکن یہ مجھ پر بوجھ ہے ایک ہی وقت میں کیا میں تھوڑا تھوڑا کر کے زکوۃ ادا کر سکتا ہوں اگلے سال مقررہ تاریخ یکم رمضان سے پہلے پہلے؟

## الجواب حامداً ومصلیاً

1: 2 - زکوۃ کی ادائگی یکمشت ضروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی زکوۃ دی جاسکتی ہے ــــــ البتہ سائل کیلئے یکم رمضان کو اپنے پاس موجودہ تمام اموال/زکویہ کی زکوۃ

(جاری ہے۔)

کا حساب کرنا لازم ہے جبکہ سونا بیچنے کی صورت میں جیولر جو کٹوتی کرتے ہیں اس کا کاٹنا جائز نہیں۔

2: مذکور صورت میں کوئی سیٹ زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں بلکہ تمام سونے کی زکوٰۃ واجب الأداء ہے۔ البتہ بیٹا، بیٹی اگر چھوٹے/نابالغ ہوں اور ان میں سے ہر ایک کیلئے الگ سے مخصوص سونا متعین کر کے علیحدہ کر لیا جائے کہ یہ بیٹے کا اور یہ بیٹی کا ہے، تو اس سے وہ سونا ان کو گفٹ ہو کر اس کے وہ مالک بن جائیں گے اور نابالغ ہونے کی وجہ سے ان پر زکوٰۃ نہیں آئیگی۔

کما فی الھندیة: وتجب علی الفور عند تمام الحول حتی یأثم بتأخیره من غیر عذر۔ (ج 1 ص ۱۷۰۔ الباب الأول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها)۔

کما فی الدر المختار: (وافتراضها عمری) أی علی التراخی وصححه الباقانی وغیره (وقیل فوری) أی وجب علی الفور (وعلیه الفتوی) کما فی شرح الوهبانیة (فیأثم بتأخیرها) بلا عذر۔ (ج ۲ ص ۲۷۱، ۲۷۲)

وفی الشامیة: تحت (قوله فیأثم بتأخیرها الخ) وقد یقال المراد ان لا یؤخر إلی العام القابل لما فی البدائع عن المنتقی بالنون إذا لم یؤد حتی مضی حولان فقد أساء وأثم۔ (ج ۲ ص ۲۷۲)۔

کما فی الدر المختار: (وشرط کمال النصاب) ولو سائمة (فی طرفی الحول) فی الإبتداء للإنعقاد وفی الإنتهاء للوجوب (فلا یضر نقصانه بینهما)۔ (ج ۲ ص ۳۰۲)۔

کما فی الھندیة: المال الذی تجب فیه الزکاة إن ادی زکوته من خلاف جنسه ادی قدر قیمته الواجب إجماعا (ج 1 ص ۱۸۰: کتاب الزکوة الباب الثانی فی زکاة الذهب والفضة والعروض)۔

کما فی الدر المختار: (وسبب لزوم ادائها توجه الخطاب یعنی قوله تعالی۔ وآتوا الزکاة۔ (وشرطه) أی شرط افتراض أدائها (حولان الحول) وهو فی ملکه (وثمنیة المال کا الدراهم والدنانیر) لتعینهما للتجارة بأصل الخلقة فتلزم الزکاة کیفما أمسکهما ولو للنفقة۔ (ج ۲ ص ۲۶۷)۔

کما فی البحر الرائق: تحت (قوله وشرط وجوبها العقل

(جاری ہے)

والبلوغ والإسلام والحرية) وخرج المجنون والصبي فلا زكاة في مالهما

..... وإنما يعتبر ابتداء الحول من وقت الإفاقة كالصبي اذا بلغ يعتبر

ابتداء الحول من وقت البلوغ۔ (ج ۲ ص ۳۰۲)۔ واللہ اعلم بالصواب

كتبه: سراج احمد عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

۱۲ / شعبان / ۱۴۳۸ھ

محمد اسلم

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۱۲ شعبان ۱۴۳۸

دار الافتاء ۳۰۳۵۷ ۱۴۳۸/۱۰/۱۲ھ جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

10/7/17